حجاب

مولانا محمد رضا خان

اس لئے اللہ نے اسلام میں رکھا حجاب
حور بن جائے پہن کر دختر حوا حجاب

اس لئے ہے دشمنوں کی آنکھ کا کانٹا حجاب
کررہا ہے مغربی تہذیب کو رسوا حجاب

سامراجی طاقتوں کا خوف سے لرزہ حجاب
دختر حوا نے جب ہوکے نڈر پہنا حجاب

اس لئے ہم کو نہیں قانون دنیا سے بحث
ہے ہمارے دین کے قانون کا حصہ حجاب

کام کرنے کی اجازت دین نے دی ہے مگر
گھر کے باہر تن پہ ہو خاتون کے پورا حجاب

ہوسکے ظاہر بدن کا کوئی حصہ کیا مجال
یوں پہنتی ہیں کنیز فاطمہ زہرا حجاب

اپنی ماؤں اپنی بہنوں سے گزارش ہے یہی
ٹھیک کرلیجئے خدا کے واسطہ اپنا حجاب

شکر کا سجدہ کریں وہ اپنے خالق کے حضور
آج ہے محفوظ جن کی ماؤں بہنوں کا حجاب

تب ہوئی بے پردگی بے پردگی پر خندہ زن
جب نئی تعلیم کے اندر نیا آیا حجاب

گھر میں چادر صاحب چادر کھڑے بازار میں
ڈھونڈنے نکلے ہیں ایسے دور میں عقلا حجاب

سر سے غائب ہے دوپٹہ تن پہ نازیبا لباس
اس زمانے کی ترقی نے ہے یوں چھینا حجاب

آدم و حوا کی بیٹی اور یہ بے پردگی
رورہا ہے اپنی قسمت پر یہ بیچارہ حجاب

سر برہنہ دیکھتا ہے جب کسی خاتون کو
تب پنہاتا ہے فرشتہ اس کو لعنت کا حجاب

ایک دن جانا ہے آخر مقنعہ و چادر کے ساتھ
اس لئے پہنو ابھی سے انسیت والا حجاب

بے حجابی نعمت رب کا کھلا انکار ہے
جس کو یہ احساس ہے وہ ہے ہمیشہ با حجاب

کربلا سے سیکھئے کچھ خواہر شبیر سے
جب نہ تھی چادر کیا بالوں سے چہرے کا حجاب

یہ ہماری بے حجابی کا نتیجہ ہے رضا
آج دنیائے سیاست میں جو ہے الجھا حجاب